

27227 - اذان کے بعد اس گمان سے پانی پینا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی

سوال

میں سوئے ہوئے کے باعث اذان فجر نہیں سن سکا ، اس کا سبب یہ ہے کہ الارم کا وقت صحیح نہیں بلکہ پیچھے تھا ، میں نے جب ایک گلاس پانی پی لیا تو نماز کی اقامت ہوگئی اب مجھے کیا کرنا ہوگا مجھے فتویٰ دیکر عنداللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جس نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی کھاپی لیا تو اور اس بعد اسے علم ہوا کہ طلوع فجر تو ہوچکی ہے اس پر کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا لہذا وہ معذور ہوگا اور معذور پر کچھ لازم نہیں آتا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب کوئی شخص جہالت کی بنا پر روزہ توڑنے والی چیز تناول کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے چاہے وہ وقت سے جاہل ہو یا حکم سے جاہل ہو اس میں کوئی فرق نہیں ۔

وقت سے جہالت کی مثال : رات کے آخر میں ایک شخص بیدار ہوا تو اس کا گمان تھا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی ، تو اس نے کھا پی لیا لیکن بعد میں علم ہوا کہ طلوع فجر تو ہوچکی ہے تو اس شخص کا روزہ صحیح ہے کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا ۔

حکم سے جہالت کی مثال : کوئی شخص پچھنے اور سنگی لگوائے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، ہوہم اسے کہیں گے کہ آپ کا روزہ صحیح ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اے ہمارے رب ! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا ، اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جو

ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا ، اے ہمارے رب ! ہم پروہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما البقرة (286) -

یہ توفرائی دلیل ہے ، اور سنت نبویہ میں بھی اس کی دلیل پائی جاتی ہے :

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک بار آسمان ابرآلود ہونے کی وجہ سے روزہ افطاری کر لیا اور پھر سورج طلوع ہو گیا - رواہ البخاری

تو اس طرح انہوں نے دن میں ہی روزہ افطار کر لیا لیکن انہیں یہ علم نہیں تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے بلکہ ابرآلود ہونے کی وجہ سے گمان کیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے ، لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ کی قضاء کا حکم نہیں دیا ، اور اگر قضاء واجب ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کا حکم دیتے اور اگر قضاء کا حکم دیا ہوتا تو اسے ہم تک نقل کیا کر دیا جاتا -

دیکھیں : مجموع الفتاوی (19) -

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38543) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں -

واللہ اعلم .